سوال

(75) نماز استخارہ حدیث سے ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربان حسین لیڈز سے تحریر کرتے ہیں نماز استخارہ کا صحیح طریقہ کیا ہے اور اس کے ذریعے صحیح کام کے کرنے کے اشارے کس طرح ملتے ہیں؟ شریعت کی روشنی میں جواب شائع کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز استخارہ حدیث سے باقاعدہ ثابت ہے اور یہ نماز ممنوعہ اوقات کے علاوہ کسی وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ اس کی دو رکعت ہیں۔ دوسری نمازوں کی طرح ہی یہ رکعت ادا کی جائے گی۔

بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں

کان رسول اللہ ﷺ یعلمنا الاستخارہ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقوم اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل : اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم تبارک لی فیہ وان کنت العلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ۔ (فتح الباري ج ۱۲ کتاب الدعاء عند الاستخارہ ص ۴۷۶ رقم الحدیث ۶۳۸۲)

یعنی رسول اکرم ﷺ ہمیں استخارہ کا طریقہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے اور آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز ادا کرے جو فرض نماز کے علاوہ ہوگی۔ پھر وہ یہ دعا پڑھے' (دعا کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں) جس کا ترجمہ یہ ہے :

''اے اللہ میں تیرے علم کی وجہ سے تجھ سے نیکی طلب کر رہا ہوں اور تیری قدرت کی وجہ سے تجھ سے طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا خواستگار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے' میں کمزور ہوں اور اس لئے کہ تو جاننے والا ہے میں بے خبر ہوں اور تو چھپے ہوئے معاملات کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم کے مطابق اس کام میں میرے لئے خود بھلائی ہو میرے دین کے لحاظ سے میری معیشت میں اور انجام کار کے طور پر تو پھر اس کام کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اسے کرنے کی قدرت عطا کر اور وہ کام میرے لئے مبارک ہو۔ اور اگر تیرے علم میں اس کام کے کرنے سے میرے دین میری معیشت میں برائی ہے اور انجام کار اس میں شر ہے تو پھر مجھے اس کام سے دور رکھ اور اس

کام کو مجھ سے دور کردے اور جہاں بھی کوئی خیر و بھلائی ہے اسے میرے لئے پسند فرمادے اور اس کے کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمادے۔''

اس دعا کے بعد اس کے سینے میں انشراح پیدا ہوگا اور دل ودماغ میں اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کی رغبت پیدا ہوگی جس طرف غالب رجحان ہو اس پر اللہ کا نام لے کر اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے عمل کردے۔ دراصل یہ طبیعت میں اس دعا کے بعد ایک رجحان یا رغبت پیدا ہونے کا نام ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد کوئی خواب آتا ہے یا خاص اشارہ ہوتا ہے اس کا کوئی ثبوت واصل نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص194

محدث فتویٰ